قسط نمبر 10

جامعہ دار العلوم بلتستان غواڑی تاریخ کے آئینے میں

عبدالرحیم روزی

1991ء ------------ تا ------------ 1994ء

الشیخ عبدالرحمان خلیق کی رحلت فاجعہ

مرکزی دارالعلوم بلتستان غواڑی کی ایک اہم ترین کڑی، قران السعدین میں سے ایک تارہ، اور ناظم اعلی مولانا عبدالرحمٰن خلیق مورخہ 19 ستمبر 1991ء کو پنڈی میں دل کا دورہ پڑنے سے اللہ تعالی کو پیارے ہوگئے۔(انا للہ و انا الیہ راجعون) آپ کی وفات بلتستان کیلئے ایک عظیم صدمہ تھا، مگر اللہ تعالی اپنے دین کو چلانے اور شمع توحید کو فروزاں رکھنے کیلئے موزوں افراد کو برسر عام لے آتے ہیں، جن کے ذریعے توحید وسنت کا ستارہ ہمیشہ اپنے مدار میں چلتا اور ہر دم چمکتا رہتا ہے۔ یہی صورت حال دار العلوم بلتستان کے ساتھ بھی روز اول سے پیش آتی رہی ہے۔

آپ کی وفات حسرت آیات پر مورخہ 11 اکتوبر 1991ء کو مجلس شوری جمعیت اہلحدیث بلتستان کی ہنگامی میٹنگ بلائی گئی۔ اس میں جناب موصوف کی وفات کو المناک سانحہ قرار دیتے ہوئے آپ کے برادر اصغر اور نائب ناظم اعلی مولانا عبدالواحد صاحب ناظم اعلی اور الشیخ محمد حسن اثری صاحب نائب ناظم اعلی چنے گئے۔ یہی دونوں تا دم تحریر اپنے اپنے منصب پر فائز ہیں۔ وللہ الحمد والمنۃ

مرکزی دار العلوم بلتستان سے جامعہ دار العلوم بلتستان غواڑی

مرکزی دار العلوم کے ان سالوں میں اس کے میر کارواں کی زیر نگرانی اعمال ونشاطات کا دائرہ کار بڑھ گیا، مدینہ یونیورسٹی وغیرہ سے فارغ التحصیل علماء اس کارواں میں جوق در جوق شامل ہوتے گئے۔ طلباء کی تعداد بھی بڑھ گئی، اور ہر لحاظ سے یہ تعلیمی ادارہ ان مدارس سے دو چند خدمات سرانجام دینے لگا، جو دسیوں سال سے ''جامعہ'' کے نام نامی سے مشہور ہیں۔ مزید تازیانہ کا کام اندرون وبیرون ملک سے آنے والے علماء، مشائخ اور کرم فرماؤں کے اصرار نے کیا کہ اب ادارہ کا نام ''جامعہ دار العلوم'' رکھا جانا چاہئے، انہی عوامل ومحرکات کے پیش نظر 10 جنوری کو 1992ء پر شکوہ لفظ ''**جامعہ**'' نے اس

کے نام میں "مرکزی" کی جگہ لے لی۔ اس طرح اس ادارے کا نام " جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی" پڑ گیا۔ ان ایام میں جامعہ دارالعلوم کے زیر انتظام 34 برانچ مدارس اور 153 مدرسین ومعلمات درس وتدریس میں مگن اور 3000 سے زائد طلباء وطالبات قرآن وحدیث کے سوتے سے سیرابی حاصل کرنے میں مصروف تھیں۔

(سالانہ رپورٹ 1992ء)

جامعہ دارالعلوم کا نصاب تعلیم

1992 میں انتظامیہ نے مرکزی دارالعلوم کے 12 سالہ تعلیمی کورس کو بڑھا کر جامعہ دارالعلوم کے لئے 4 مراحل میں 14 سالہ نصاب تعلیم بنایا۔ جس کا اجمالی خاکہ یہ تھا:

1۔مرحلہ ابتدائیہ	5سال
2۔مرحلہ متوسطہ	3سال
3۔مرحلہ ثانویہ	4سال
4۔مرحلہ عالیہ	2سال
میزان	14سال

ثانیہ عالیہ (آخری کلاس) کا نصاب یہ تھا:

1- حفظ القرآن الکریم 2-تفسیر بیضاوی 3- صحیح بخاری 4۔شرح عقیدہ طحاویہ 5-حجۃ اللہ البالغہ 6- تاریخ ادب عربی 7- الادیان والفرق 8-بدایۃ المجتھد 9-السراجی فی المیراث 10-شرح ابن عقیل 11-علمی مقالہ۔

قسم تحفیظ القرآن الکریم کا اجراء:

جامعہ دارالعلوم میں اب تلک حفظ القرآن الکریم کا شعبہ نہیں تھا اور شائقین حفظ القرآن کے اعلی مقصد کیلئے پنجاب کے مدارس کا رخ کرتے تھے جامعہ دارالعلوم کی انتظامیہ اور اہل حل وعقد نے اس کمی کو شدت سے محسوس کیا۔ اس کے علاوہ مخیّر حضرات نے بھی اس طرف بار بار توجہ دلائی، دونوں عوامل یکجا ہونے 22 پر ستمبر 1992ء کو قسم البنین

میں یہ شعبہ کھولا گیا، اورالحمدللہ آج تحریر سطور ہذا تک بہت سے طلباء قرآن مجید کے حفظ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ رمضان المبارک میں بلتستان کی اکثر مساجد، حفاظ کرام کی تلاوت سے گونج اٹھتی ہیں اور روح پرور سماں بندھ جاتا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست   تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(سالانہ رپورٹ 1993)

منتہی طلباء وطالبات کے لئے علمی مقالہ کا آغاز:

جامعہ دارالعلوم کے تقاضے کو مدنظر رکھتے ہوئے اور طلباء وطالبات کی علمی استعداد بڑھانے اور تحقیق ومطالعہ کی دنیا سے روشناس کرانے کی غرض سے سال تعلیمی 93-1992 سے 100 نمبر کا علمی مقالہ بھی مقرر کیا گیا۔ دو سال کے بعد طالبات سے ہٹایا گیا۔ اور طلباء بدستور اسے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

جامعہ دارالعلوم بلتستان کے مختلف شعبے

جامعہ دارالعلوم بلتستان کی اسلامی ورفاہی خدمات چونکہ چار دانگ بلتستان وشمالی علاقہ جات میں پھیل گئیں لہذا ضرورت کے مطابق ان متنوع اعمال کو چلانے کیلئے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ چنانچہ 1992 میں درج ذیل کمیٹیاں وجود میں آگئیں۔

(۱) **تعلیمی کمیٹی**: یہ کمیٹی پانچ جید علماء کرام پر مشتمل تھی اور اس کے چیئرمین مدیر تعلیم صاحب تھے۔

(۲) **قضاء وافتاء**: اس کمیٹی کے ممبران الشیخ محمد حسن اثری فاضل مرکزی دارالعلوم، الشیخ عبدالواحد عبداللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی ایم اے پنجاب، مولانا بلال احمد فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور اس کے چیئرمین مولانا عبدالقادر رحمانی فاضل مدینہ یونیورسٹی تھے۔

(۳) **دعوت وتبلیغ**: اس کے چیئرمین (مدیر) الشیخ محمد حسن اثری، اور امیر الشیخ عبدالوهاب حنیف رحمہ اللہ فاضل جامعہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ تھے۔

(۴) **استقبالیہ کمیٹی**: اس کے مدیر جناب الشیخ محمد ابراہیم خلیل فضلی فاضل مدینہ یونیورسٹی تھے۔

(۵) احتسابی کمیٹی: اس کے چیئرمین جناب ماسٹر عبدالسلام ابراہیم بلغاری صاحب تھے، جناب A-O حاجی محمد باقر اس کے ممبر تھے۔

ان کے علاوہ تعمیراتی، امتحانی اور کفالت ایتام کمیٹیاں بھی تھیں۔ (سالانہ رپورٹ 1992ء)

جامعہ دارالعلوم میں معزز مہمانوں کا ورودِ مسعود:

ان برسوں میں بھی مختلف طبقہ ہائے فکر اور دعوت توحید سے تعلق رکھنے والی شخصیات اس عظیم تعلیمی ادارے کو دیکھنے آئیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دلی جذبات وتاثرات ان الفاظ میں بیان فرمائیں:

1- اللہ تعالی نے مجھے دارالعلوم بلتستان غواڑی کی زیارت نصیب فرمائی۔ میں نے اس کے تدریسی نصاب کا جائزہ لیا تو الحمدللہ توحید خالص سے ہم آہنگ پایا۔ میں نے ان کے حسابات بھی دیکھے تو نہایت ہی شفاف پائے۔ یہ لوگ ہر قسم کے تعاون وامداد کے حقدار ہیں۔ (پروفیسر ڈاکٹر احمد ابابطین ریاض۔ 1991 - 8 -17 بمطابق ۱۴۱۲/۲/۷ھ)

2- میں دارالعلوم بلتستان کے اعمال اور مسئولین کی بے لوث خدمات دیکھ کر بہت شاداں ہوا۔ حالانکہ یہ علاقہ جغرافیائی لحاظ سے ترقی وتمدن کی دنیا سے الگ تھلگ ہے۔ اللہ تعالی اس ادارے کے ذمہ داران کو مزید ہمت دے!!

(عقیل بن عبدالعزیز۔ ریاض۔ ۱۴۱۲/۲/۷ھ)

3- میں نے مورخہ 1991 -9 -19 کو دارالعلوم بلتستان کا دورہ کیا۔ مجھے یہ جان کر گونا گوں خوشی ہوئی کہ علماء ومشائخ بڑی تندہی اور اخلاص کے ساتھ علم کی پرچار کررہے ہیں۔ اور کثیر تعداد میں طلباء وطالبات دینی علوم سے گل چینی میں مصروف ہیں۔ (شہزادہ محی الدین۔ وزیر سیاحت حکومت پاکستان)

4- ہم اپنی محفلوں میں جامعہ دارالعلوم غواڑی کی بہترین کارکردگی کے متعلق ہمیشہ سنا کرتے تھے۔ آج اس کی انتظامیہ، اساتذہ کرام اور عزیز طلباء سے ملکر اور اس ادارے کے تحت چلنے والے مدارس کو دیکھ کر ,,لیس الخبر کالعیان،، کا مصداق ہوا۔ یہ ادارہ محتاج تعارف نہیں۔ البتہ مخیّر حضرات کے تعاون کا مستحق ضرور ہے۔ تمام مسلمان اپنی دولت کی تجوریاں کھول کر ان حضرات سے تعاون کریں۔

25-8-1992 (سید بدیع الدین شاہ الراشدی امیر جمعیت اہلحدیث سندھ،

پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی سیکرٹری جنرل جمعیت اہلحدیث سندھ)

5-آج مورخہ 21 فروری 1992 کو ہم نے جامعہ دارالعلوم بلتستان کا دورہ کیا۔ عالم اسلام کے اس حساس علاقے میں دعوت اسلام کی نشر واشاعت اور یہاں کے منتظمہ کی جہد پیہم اور اخلاص بے مثال دیکھ کر ہم دنگ رہ گئے۔ اللہ تعالی ان کی محنت اور کاوشوں کو ثمر آور کرے! (عبداللہ الفائز بیت الزکاۃ الکویتی)

6- سال 1992ء میں دارالعلوم کی زیارت کرنے والی سرکاری شخصیات میں وزیر امور کشمیر وشمالی علاقہ جات سردار مہتاب احمد خان عباسی صاحب ہیں آپ 29 ستمبر کو سیاچن کے دورے سے واپس آتے ہوئے بذریعہ ہیلی کاپٹر یہاں اترے اور دارالعلوم کی گراونڈ میں علماء اور عوام سے خطاب کیا، جس میں غواڑی پاور ہاؤس کی منظوری کا اعلان کیا، مگر بعد میں مسلک اہل حدیث اور غواڑی میں چولی دامن کا تعلق سمجھنے والے انتظامی بزرجمہروں سیاسی جگادریوں اور بیوروکریٹس نے اس علاقے کے خلاف کارروائی کرنے کو اپنا فرض منصبی اور کار ثواب سمجھ کر اس نوید جانفزا کو کاغذات کے طوماروں میں دبا دیا اور فائلوں کو طاق نسیان میں رکھ کر اس غنچے کو بن کھلے مرجھا دیا۔ یقیناً ان حضرات نے اپنی کامیابی پر سکھ کا سانس لیا ہوگا ۔و اللہ المستعان

7- جولائی 1992ء کو ممبر قومی اسمبلی آزاد کشمیر جناب سردار عتیق بن سردار عبدالقیوم خان صاحب اپنے 34 رفقاء کار کے ساتھ یہاں تشریف لائے۔ اساتذہ کرام اور طلباء سے خطاب کیے۔ مولانا عبدالرشید ندوی مرحوم سے ملنے ان کے گھر گئے اور جامعہ دارالعلوم کے لئے مبلغ 50 ہزار روپے کی گرانٹ عطا فرمائی۔

8-آج مورخہ 9 جون 1994ء کو ہم نے جامعہ دارالعلوم بلتستان اور اس کی برانچ مرکز اسلامی سکردو اور دیگر برانچ مدارس و مساجد دیکھے۔ ان کی زیارت سے مشرف ہو کر ہمیں بہت خوشی ہوئی۔ جمعیت اہل حدیث بلتستان نے تن من دھن کے ساتھ کلمۃ الحق کی سربلندی کے لئے رات دن ایک کر رکھی ہے۔ نیز ہمارا مشورہ یہ ہے کہ مستقبل کے پروگرام میں طالبات کے لئے صنعت وحرفت کی بھی تعلیم دیں۔

پروفیسر ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان،
میاں فضل حق ناظم اعلی مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان،
مولانا عبدالعلیم یزدانی نائب ناظم جمعیت اہل حدیث،
مولانا نعیم بٹ صدر اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان۔

9-مورخہ 3 جولائی 1994ء بمطابق 23 محرم الحرام 1415ھ کو مرکز الدعوۃ والارشاد کے امیر پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب، مجلّہ الدعوۃ کے چیف ایڈیٹر امیر حمزہ، مولانا حافظ عبدالغفار اعوان، مولانا نصر جاوید و دیگر رفقاء کار پر مشتمل وفد تشریف لایا۔ جامعہ دارالعلوم اور بلتستان کی مختلف مساجد دیکھیں اور عوامی اجتماعات سے خطاب کیے۔

10۔مورخہ 22 اکتوبر 1994 کو پاکستان مسلم لیگ کے قائدین میں سے اسپیکر قومی اسمبلی سید فخر امام، راجہ نادر پرویز اورشاہد خاقان عباسی تشریف لائے اوردارالعلوم کی گراونڈ میں علماء،طلباءاورعوام کے جم غفیر سے خطاب کیے۔

۱۱۔نومبر 1994ءکو جمعیت اہلحدیث غواڑی کے زیر اہتمام دارالعلوم کی گراونڈ میں تین روزہ دعوتی وتبلیغی کانفرس منعقد ہوئی جس میں عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور بیرون بلتستان سے بھی بعض علماء تشریف لائے۔

۱۲۔مورخہ 6 اکتوبر 1994ء جمعیت اہلحدیث بلتستان کی مجلس شوریٰ نے انتظامی طور پر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔اوررئیس مجلس عمل مولانا عبدالوھاب حنیف مرحوم، رئیس مجلس الشوریٰ مولانا عبدالرحمٰن حنیف ناظم اعلیٰ مولانا عبدالواحد عبداللہ اورممتاز مبلغ مولانا عبدالباقی خان حفظہم اللہ کونمائندے نامزد کر دیے۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے قائدین بھی وقتاً فوقتاً بلتستان تشریف لاتے رہتے ہیں اور جمعیت اہلحدیث بلتستان کے نمائندے مرکزی جمعیت اہلحدیث کی مجلس شوریٰ کی میٹنگ میں شرکت کرتے ہیں۔ (جاری ہے)

اقوال زریں

- جس نے علم کا راستہ اختیار کیا،اس نے جنت کا راستہ اختیار کیا۔
- کم بولنا حکمت ہے،کم کھانا صحت ہےاورکم سونا عبادت ہے۔
- خاموشی غصے کے اظہار کا بہترین طریقہ ہے۔
- خاموشی انسان کے وقار کو بڑھاتی ہے۔
- دنیا میں سب سے مشکل کام اپنی اصلاح کرنا ہے۔
- دنیا کی عزت مال سے ہےاورآخرت کی عزت اعمال سے۔
- غرور نیکیوں کو برباد کرتا ہے۔
- ٹھوکر کے لئے تیار رہو،تا کہ گرنے سے بچو۔

(ابواعجاز)